از حافظ محمد اقبال رنگونی (مانچسٹر)

اتحاد اور اجتہاد کے نام پر!

آنحضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر قیامت کی علامات بیان فرمائیں جن میں بتایا گیا کہ جوں جوں قیامت قریب ہوتی جائے گی فتنوں کا ظہور و خروج ہوتا جائے گا ہر آنے والا دن فتنہ کی کوئی نئی شکل لیکر آئے گا ان میں کئی فتنے ایسے ہوں گے جو خوبصورتی اور حسن کا لباس پہن کر مسلمانوں کے دین و ایمان اخلاق و کردار۔ عقائد و اعمال کو تباہ و برباد کرنے کی سعی و سازش کریں گے۔ حتی کہ ایک وقت ایسا بھی آجائے گا کہ جب کوئی شخص شریعت مطہرہ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر چلے گا۔ اس کے بارے میں یہ پروپیگنڈہ کیا جائے گا کہ اس نے سنت نبوی کو ترک کر دیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتلائی ہوئی ان پیشین گوئیوں کا ہم روزانہ مشاہدہ کر رہے ہیں۔ بالخصوص یورپ کے مسلمان برابر دیکھ رہے ہیں کہ ہر فتنہ ایک آزمائش کی گھڑی لیکر آرہا ہے۔ کہیں مسلمانوں کو عقائد و اعمال اور روحانی اقدار سے تہی دامن کیا جا رہا ہے۔ کہیں ملحد و بے دین طبقہ مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر مسلمانوں کو توحید و رسالت سے بیزار کرنے کے لئے ہاتھ پیر چلا رہا ہے۔ ایک طرف یہود و نصاری مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں تو دوسری طرف قادیانیت نئے انداز میں حملہ آور ہے۔ منکرین حدیث قرآن و حدیث پر طبع آزمائی کر رہے ہیں۔ صحابہ کرام مجتہدین اور اکابرین ملت کے خلاف طنز و تشنیع کے تیر چلائے جا رہے ہیں۔ کہیں قرآن و سنت اور اکابرین ملت سے وابستہ رہنے کے بجائے رسم و رواج اور بدعات کا پابند بنایا جا رہا ہے تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم۔

ان حالات میں ہماری ذمہ داری تھی کہ ہم قرآن و حدیث اور اکابرین سلف سے وابستہ رہتے۔ کیونکہ قرآن و حدیث اور حضرات صحابہ کرام کو جس طرح انہوں نے پڑھا اور سمجھا ہے۔ ہماری سمجھ اور عقل ان کے سامنے پرکاہ کی حثیت بھی نہیں رکھتی۔ وہ قرآن و حدیث کے عالم بھی تھے اور عامل بھی۔ انہوں نے خیر اور نیکی کے ہر پہلو قرآن و حدیث سے تلاش کئے اور اس پر عمل کیا۔ احکام کے ناسخ منسوخ کا علم تھا اور قرآن و حدیث سے پوری امانت و دیانت اور شرعی اصول کی روشنی میں احکامات مستنبط کر کے امت کے سامنے پیش کئے مگر افسوس آج ہم نے ان سے دامن چھڑانے کے لئے طرح طرح کے حیلے اور بہانے تلاش کر لئے۔ تاکہ قرآن و حدیث میں پوری من مانی کی جا سکے۔

حال ہی میں برطانیہ کے ایک شہر (IPSWICH) میں ایسی ہی ایک جماعت بنی ہے جو زیادہ تر نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ "مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق ہونا چاہیئے اور اتحاد کے ذریعہ برطانیہ میں تبلیغ کرنی چاہیئے"۔ یہ عنوان پہلی نظر میں بڑا دلکش اور جاذب ہے کیونکہ ہر کوئی چاہتا ہے کہ اتحاد و اتفاق کے ساتھ ہر کام کیا جائے۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ یہ جماعت پہلے قدم پر ہی اکابرین ملت اور ائمہ مجتہدین سے اختلاف کرتی اور ٹکراتی نظر آتی ہے۔ "اتحاد و اتفاق" کی کامیابی کا معیار ان کے نزدیک یہ ہے کہ قرآن و حدیث کو سمجھنے کے لئے

ہمیں کسی امام اور عالم کی ضرورت نہیں۔ ہم چونکہ خود پڑھے لکھے ہیں اس لئے قرآن وحدیث کو سمجھ کر اس پر عمل کر سکتے ہیں اور اب تو قرآن وحدیث کے اردو انگریزی تراجم بھی مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ اس لئے پھر امام کی تشریحات پر ہی کیوں جائیں ؟۔ محدثین و مفسرین بھی تو آخر ہم جیسے ہی تھے۔ انہوں نے جو سمجھا ہے۔ ہم بھی سمجھ سکتے ہیں۔

ہم اس وقت نہیں کہہ سکتے کہ اس جماعت کے پیچھے کون سی جماعت یا قوت کام کر رہی ہے لیکن اتنا تو بہرحال واضح ہے کہ قرآن وحدیث پر عمل کرنے کا دلکش عنوان لے کر قرآن وحدیث میں من مانی کرنے کی راہ اپنائی جا رہی ہے اور اس راہ میں اکابرین ملت جو آڑے آئے تھے انہیں نیک قلم مسترد کیا جا رہا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ علماء ملت کے خلاف ایک جدید ذہن تیار کرنا اس جماعت کا مقصد ہے۔

پھر ہمیں اس جماعت کا شائع کردہ ایک اشتہار ملا جس میں کتب احادیث سے چند روایات نقل کرتے ہوئے کہا جا رہا ہے کہ " نماز جوتے پہن کر پڑھنا چاہئیے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جوتے پہن کر نماز پڑھا کرتے تھے اور جوتے پہن کر نماز پڑھنے سے اہل کتاب کی مخالفت ہوتی ہے "۔ (اسلئے جوتے پہن کر پڑھنا چاہیئے)

ہم نہیں جانتے کہ یہ کسی سائل کے سوال کا جواب ہے تو انہیں شائع کرنے کی کیا ضرورت پڑی۔ اور اگر محض اشتہار ہے تو اس اشتہار سے دین قیم اور مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی کیا خدمت ہوئی؟ کیا جوتے پہنچ کر نماز پڑھنا دین کا کوئی ایسا اہم رکن تھا جس کے بغیر نجات نہ ہوتی ہو۔ یا نماز نہ ہوتی ہو۔ ؟ کیا سارے مسلمانوں کے جوتی پہن کر نماز پڑھ لینے سے آپس میں اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ ہو جائے گا؟۔ کیا منہاج السنتہ کے احیاء کا یہی ایک طریقہ رہ گیا تھا؟ (اس جماعت کا نام جمعیت احیاء منہاج السنتہ ہے)

آنحضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پاک میں دونوں عمل ملتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتوں سمیت بھی نماز ادا فرمائی اور جوتی مبارک اتار کر بھی نماز پڑھی اس لئے اگر کوئی شخص پاؤں میں جوتے پہن کر نماز ادا کرے تو نماز ادا ہو جائے گی بشرطیکہ اس کے جوتوں میں نجاست نہ لگی ہو۔

سوال یہ نہیں کہ جوتی پہن کر نماز پڑھے تو ادا ہو گی یا نہیں؟ سوال تو یہ ہے کہ آخر اس اشتہار سے دین کی کیا خدمت مقصود ہے ؟ اگر مقصد یہ ہی ہے کہ جوتی پہن کر نماز کی ادائیگی کے لئے سب کو تیار کیا جائے کہ حدیث میں حکم ثابت ہے تو کل کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ آخر پیشاب بیٹھ کر ہی کیوں کیا جائے۔ حدیث میں آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑے ہو کر پیشاب فرمانا بھی ثابت ہے ؟ تو کیا یہ داعیان اسلام اس کو روک سکیں گے ؟۔ اگر ہر کج فہم قرآن وحدیث کے خود ساختہ مفاہیم و مطالب بنائے اور بتائے گا ظاہر ہے کہ اس کے ذریعہ دین کی تعمیر نہیں بلکہ تخریب ہو گی جس کی اسلام میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مرزا قادیانی۔ چودھری غلام پرویز اور اس قسم کے لوگوں کی تالیفات و رسائل میں اس کے نظائر بکثرت مل سکتے ہیں جناب مولانا محمد حسین بٹالوی نے لکھا ہے کہ۔

۲۵ برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو لوگ بے عملی کے ساتھ مجتہد مطلق

اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں (اشاعت السنہ جلد ۳ ص ۱۵۴)

مولانا مودودی صاحب بھی لکھتے ہیں:

وہ شخص جو ابھی اس مرتبہ (یعنی اجتہاد) تک نہیں پہنچا تو اس کے لئے سلامتی اسی میں ہے کہ وہ ائمہ فن کی تحقیقات اور ان کی آراء کا اتباع کرے۔ تمام دینوی علوم کی طرح مذہبی علوم میں بھی یہی طریقہ بہتر اور صحیح تر ہے۔ اس کو چھوڑ کر جو لوگ اجتہاد بلا علم کا علم بلند کرتے ہیں وہ دنیا اور دین دونوں میں اپنے لئے رسوائی کا سامان کرتے ہیں (تفہیمات ص ۲۸۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتوں سمیت نماز ادا فرمائی اس کا کوئی انکار نہیں کرتا۔ اور نہ کوئی کر فقیہہ۔ عالم۔ امام یہ کہتا ہے کہ جوتوں سمیت (بشرطیکہ پاک ہو) نماز ادا کرنا جائز نہیں۔ یا حرام ہے۔ یا نماز نہیں ہوتی۔ جب کسی کا فتویٰ ہی نہیں تو آخر اس اشتہار اور اس تلقین کا کیا مطلب؟ ہاں اگر کوئی حرام و ناجائز کہتا ہو تو اسے کہیں گے کہ یہ درست نہیں اس لئے کہ احادیث سے ثابت ہے۔ بس۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتی سمیت نماز پڑھنے کی غایت مخالفت اہل کتاب بتلائی۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت یہودیوں و اہل کتاب کا یہ طریقہ تھا کہ وہ جوتیاں اتار کر عبادت کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب کے طریقہ عبادت کے مشابہ ہونے کے پیش نظر جوتوں سمیت نماز پڑھنے کی تعلیم دی تاکہ اہل اسلام اور اہل کتاب کی عبادات کے طریقہ میں فرق و تمیز ہو جائے۔

لیکن آج اہل کتاب کے طریقہ عبادت کی شکل مختلف ہے یہ لوگ اپنی اپنی عبادت گاہوں (چرچ اور سینگاگ) میں جوتوں سمیت ہی آتے ہیں اور جوتوں سمیت ہی عبادت کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر ہم آج جوتوں سمیت نماز پڑھنے کی تلقین کریں تو یہ اہل کتاب کے ساتھ مشابہت کی تعلیم دینے کے مترادف ہو گی نہ کہ مخالفت۔ "خالفوا اہل الکتاب" کا تقاضا یہ ہے کہ مساجد میں جوتی اتار کر عبادت کی جائے نہ کہ جوتوں سمیت نماز پڑھی جائے

انقلاب زمانہ تو دیکھئے کہ جب مخالفت اہل کتاب سے نفس کو لذت ملتی ہو تو یہود و نصاریٰ کی مخالفت کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے اور جب یہود و نصاریٰ کی مخالفت سے نفسانی خواہشات پر زد پڑتی ہو تو اسے چودھویں صدی کے مولویوں کی تبلیغ کا نام دے دیا جاتا ہے۔ فالی اللہ المشتکی۔

ممکن ہے کہ یہ نام نہاد داعیان اسلام یہ کہہ دیں کہ جی سکھوں اور ہندؤں کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہوں میں جوتے اتار کر آتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ان کی مخالفت کرتے ہوئے جوتی پہن کر نماز پڑھنی چاہیئے۔ تاکہ غیر مسلموں کے طریق عبادت کی مخالفت ہو!

پھر غور طلب امر یہ بھی ہے کہ ہمارے بے شمار مسلمان نوجوان یونیورسٹیوں اور اسکولوں میں زیر تعلیم ہیں۔ وہ پہلے ہی اس بات کے منتظر ہیں کہ کوئی ایسا طریقہ مل جائے کہ نہ پاؤں دھونے کی ضرورت پڑے نہ جوتے